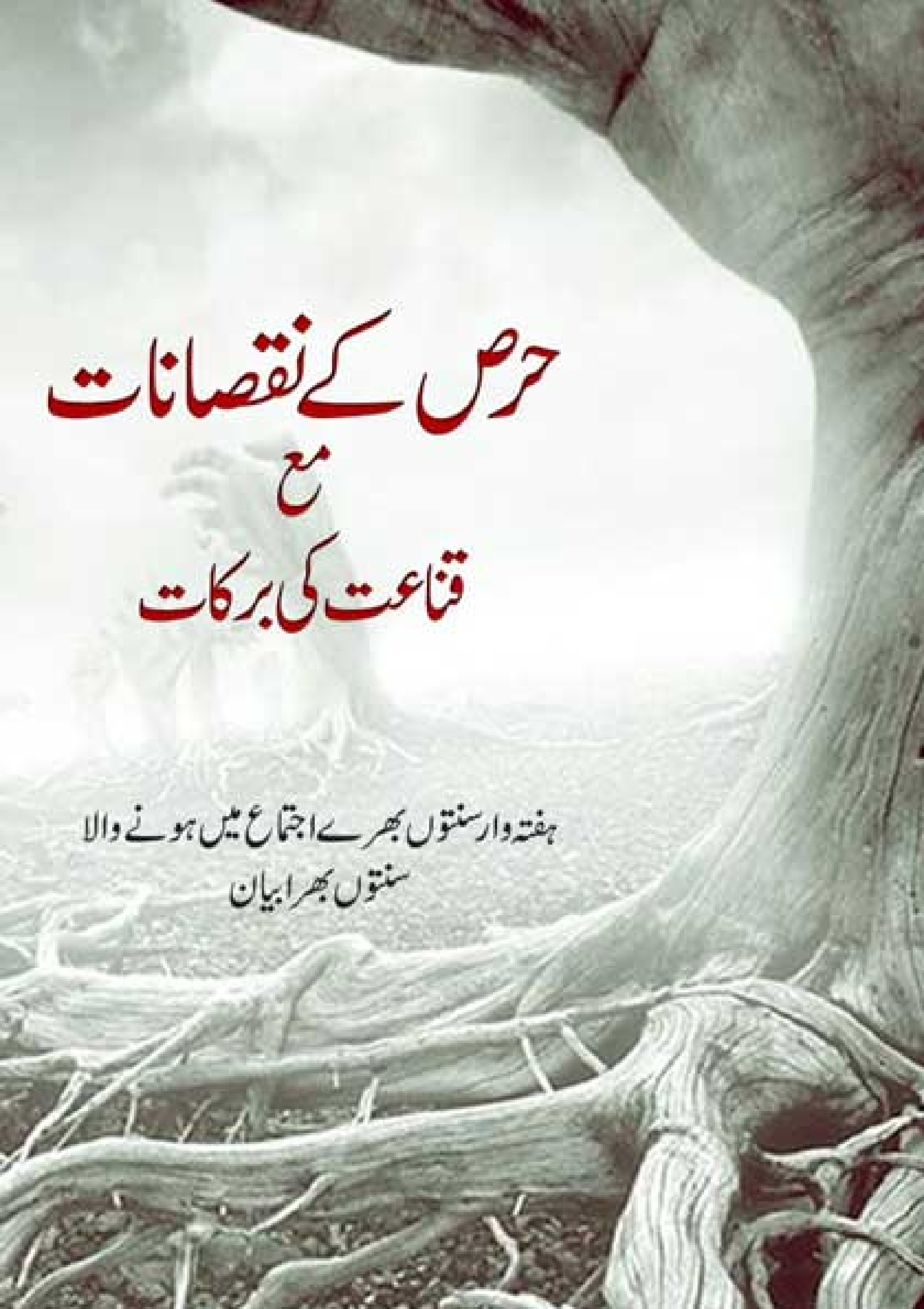

حرص کے نقصانات

مع

قناعت کی برکات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپس میں محبّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

---

1 ... مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُنّنے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دُوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: (اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ) (ترجمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً [1] یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مشکل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات نیز عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے

---

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرص کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ "**عُیونُ الحکایات**" جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396 پر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دِلچسپ و سَبَق آموز حکایت نَقْل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب و غریب سانپ رہا کرتا تھا جو روزانہ سونے کا ایک انڈہ دِیا کرتا تھا۔ گھر کا مالک مفت کی دَولت ملنے پر بہت خُوش تھا۔ اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سِلسِلہ یونہی چلتا رہا۔ ایک دن سانپ اپنے بِل سے نِکلا اور اُس نے اُن کی بکری کو ڈَس لِیا۔ اُس کا زَہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی مَوت واقع ہو گئی۔ یہ دیکھ کر اُس کے گھر والے گھبرا گئے مگر اُس شخص نے یہ کہہ کر اُنہیں تسلّی دی کہ ہمیں سانپ سے ملنے والا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زِیادہ ہے لٰہذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصے بعد سانپ نے اُن کے پالتو گدھے کو ڈَس لِیا جو فوراً مر گیا۔ اب تو وہ شخص بھی گھبرا گیا مگر لالچ کے مارے اُس نے فوراً خُود پر قابو پایا اور کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سانپ ہمیں مسلسل نُقصان پہنچا رہا ہے مگر جب تک یہ نُقصان جانوروں تک مَحْدُود ہے میں صبر کروں گا اِس کے بعد نہیں۔ پھر دو (2) سال کا عرصہ گزر گیا مگر سانپ نے کسی کو نہیں ڈَسا، اَہلِ خانہ بھی اپنے جانوروں کے نُقصان کو بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُن کے غُلام کو ڈَس لِیا۔ اُس بے چارے نے مَدد کے لئے اپنے مالک کو پُکارا مگر اِس سے پہلے کے مالک اُس تک پہنچتا، زَہر کی وجہ سے غُلام کا جِسْم پھٹ چُکا تھا۔ اب وہی شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: اُس سانپ کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اُس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً مَوت کے گھاٹ اُتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔ کئی دن اِسی پریشانی میں گزر گئے کہ اُس سانپ کا کیا کیا جائے؟ دَولت کی

www.dawateislami.net

حرص نے ایک بار پھر اُس شخص کی آنکھوں پر پٹّی باندھ دی اور اُس نے یہ کہہ کر اپنے گھر والوں کو مُطْمَئِن کردِیا کہ اگرچہ اُس سانپ کی وجہ سے ہمیں نُقصان ہورہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں لہٰذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔کچھ دِنوں بعد سانپ نے اُس کے بیٹے کو ڈَس لیا۔فوراً تِریاق (یعنی زہر کا اثر ختم کرنے والی دَوا) کا اِنتِظام کیا گیا لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہ ہوا اور اُس لڑکے کی موت واقع ہوگئی۔جوان بیٹے کی موت میاں بیوی پر بجلی بن کر گری اور وہ دونوں غَضَبْناک ہو کر کہنے لگے :اب اس سانپ میں کوئی بھلائی نہیں، بہتر یہی ہے کہ اِس موذی کو فوراً قتل کردِیا جائے۔سانپ نے اُن کی یہ باتیں سُنیں تو وہ کچھ دِنوں کے لئے غائب ہوگیا،اِس طرح اُنہیں سونے کا انڈہ بھی نہ مل سکا۔جب کافی عرصہ گزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی چُنانچہ وہ دونوں میاں بیوی سانپ کے بِل کے پاس آئے اور دُھونی دے کر گویا اُسے صُلح کا پیغام دِیا۔حَیرت انگیز طور پر وہ واپس آگیا اور اُنہیں پھر سے سونے کا انڈہ ملنے لگا۔مال و دَولت کی حرص نے اُنہیں اندھا کردِیا اور وہ اپنے بیٹے اور غُلام کی موت کو بھی بُھول گئے۔پھر ایک دن سانپ نے اُس کی زَوجہ کو سوتے میں ڈَس لِیا،عورت چلائی تو شوہر نے فوراً تِریاق کے ذریعے اُس کا علاج کرنا چاہا مگر تھوڑی ہی دیر میں اُس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اُس نے سانپ والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتاہی دی۔سب نے یہی مشورہ دِیا کہ تم نے بہت بڑی غَلَطی کی،اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہوسکے اُس خطرناک سانپ کو مار ڈالو۔چُنانچہ گھر آکر وہ شخص سانپ کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔اچانک اُسے سانپ کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اُس کی لالچی طبیعت خُوش ہوگئی۔دَولت کی ہَوَس نے اُسے سب کچھ بُھلادِیا، وہ کہنے لگا: وقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے، یقیناً اُس سانپ کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگا ہے،اِسی طرح اُس کا زہر بھی ختم ہوگیا ہوگا لہٰذا اب مجھے اُس سے کوئی خطرہ نہیں۔یہ سوچ کر اُس نے سانپ کو مارنے کا اِرادہ ترک

www.dawateislami.net

کردِیا۔ روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خُوش رہنے لگااور سانپ کی پرانی دھوکے بازی کو بُھول گیا۔ ایک دن اُس نے سارا سونااور موتی ایک برتن میں ڈال کراُسے دَفنادِیااور اُس جگہ پر سَر رکھ کر سو گیا۔ اُسی رات سانپ نے اُسے بھی ڈَس لیا۔ جب اُس کی چیخیں بلند ہوئیں تواُس کے پڑوسی، رِشتے داراور دوست اَحباب بھاگم بھاگ وہاں پہنچے اوراُس کی حالت دیکھ کر کہنے لگے کہ تم نے اُسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤپر لگادی۔ لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا، سونے سے بھرا برتن نکال کراُن کے حوالے کردِیا جسے دیکھ کر وہ سب کہنے لگے کہ آج کے دن یہ مال تیرے کسی کام کا نہیں کیونکہ اب یہ دُوسروں کا ہو جائے گا پھر کچھ ہی دیر میں اُس کا انتقال ہو گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مال ودَولت کی حرص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کرر کھ دِیا۔ یقیناً حَرِیص کی نِگاہ محدود ہوتی ہے جو صِرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نُقصان اٹھاتا ہے۔ بیان کردہ حکایت میں گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی موَاقِع ملے۔ یُوں کہ جب پہلے پہل گدھے اور غُلام کو سانپ نے شکار کیا تھا تو یہی اُس کے لئے خطرے کی گھنٹی تھی کہ وہ شخص ہوشیار ہو جاتا اور آئندہ حرص سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اِختیار کرتے ہوئے آئندہ ایسے دَرد ناک واقعات کی روک تھام کا اِنتظام کرتا مگر افسوس! اُس نے اِس واقعے سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے اُسے نظرانداز کردِیا کیونکہ اُس بدنصیب پر تو سونے کا انڈہ ملنے کی حرص کا خُمار چڑھا ہوا تھا لہٰذا سانپ نے اِسی پر بَس نہ کیا بلکہ حَرِیص کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس کے بیٹے اور بیوی

---

[1] ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ، ص ۴۳۹، ملخصاً

www.dawateislami.net

کو بھی موت کے گھاٹ اُتار دِیا۔بھائیوں اور دوستوں کی نصیحت کے باوُجود حرص کی وجہ سے وہ اُس سانپ کو نہ مار سکا جس کے نتیجے میں وہ خُود بھی موت کے مُنہ میں جا پہنچا۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　　سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 128 میں حرص کا ذِکر اِن اَلفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ (پ۵، النسآء:۱۲۸)　ترجمۂ کنزالایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت ہے: لالچ دل کا لازِمی حِصّہ ہے کیونکہ یہ اِسی طرح بنایا گیا ہے۔[1]

حرص کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تَعَلُّق صِرف مال و دَولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حرص تو کسی بھی چیز کی مزید خَواہش کرنے کا نام ہے خواہ وہ چیز مال ہو یا کچھ اَور، جیسا کہ شیخُ الحدیث حضرتِ علامہ عبدُالمصطفیٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک ،لباس، مکان، سامان، دَولت، عزّت ، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔[2] چُنانچہ مزید مال کی خَواہش رکھنے والے کو ''مال کا حَرِیص'' کہیں گے تو مزید کھانے کی خَواہش

---

[1] ... تفسیرِ خازن، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ:۱۲۸، ۱/۴۳۷

[2] ... جنتی زیور، ص۱۱۱

www.dawateislami.net

رکھنے والے کو ”کھانے کا حَرِیص“ کہا جائے گا اسی طرح نیکیوں میں اِضافے کے تمنّائی کو ”نیکیوں کا حَرِیص“ جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو ”گناہوں کا حَرِیص“ کہیں گے۔

حرص کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: دَرازیِ عُمر (یعنی لمبی عُمر) کی آرزو اَمَل (یعنی خواہش) ہے اور کسی چیز سے سَیْر نہ ہونا، ہمیشہ زِیادَتی کی خواہش کرنا حرص (کہلاتا ہے)۔ یہ دونوں چیزیں اگر دُنیا کے لئے ہیں تو بُری ہیں (اور) اگر آخرت کے لئے ہیں تو اچھی، اِس لئے دَراز (یعنی لمبی) عُمر چاہنا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی عبادت زِیادہ کرلوں، اچھا ہے۔[1] معلوم ہوا کہ حرص کے اچّھا اور بُرا ہونے کا دار و مدار اُسی چیز پر ہے کہ جس کے حُصول کی حرص مطلوب ہے۔ اگر تو اُس کا تَعلُّق طاعات و عبادات سے ہو تو ایسی حرص ہر گز مذموم (بُری) نہیں نیز یہ بھی پتا چلا کہ یہ مال و دَولت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اِس کی نَحوست کئی اُمور میں کارفرما ہوسکتی ہے۔ حَرِیص انسان اِنتہائی قابلِ رَحم ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ہر لَمحہ اپنی حرص کو عَملی جامہ پہنانے کا بُھوت سُوار رہتا ہے اور پھر آگے چل کر یہی موذِی مرض اُسے غُلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا اور خُوب رُسوا کرواتا ہے چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حرص یہ ہے کہ انسان کبھی اِس چیز کی کبھی اُس چیز کی طَلَب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصل کرلینا چاہتا ہے اور اِس مقصد کے حُصول کے لئے اُس کا واسطہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔ جب وہ اُس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو (اپنی مرضی کے مطابِق) اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ اُس سے اپنی عزّت چاہیں گے حتی کہ حَرِیص رُسوا ہو جائے گا اور اِسی مَحبَّتِ دُنیا کے باعِث جب بھی وہ اُن کے سامنے سے گزرے گا تو

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶

www.dawateislami.net

اُنہیں سلام کرے گااور جب وہ بیمار ہوں گے تو عیادت کرے گا مگر اُس کے یہ تمام اَفعال خُدا کی رِضا کے لئے نہیں ہوں گے۔[1] آیئے ! حرص کی آفتوں پر مبنی تین (3) رِوایات سُنتے اور نصیحت کے مدنی پھول چُنتے ہیں۔چُنانچہ

حرص کے مُتَعلّق تین (3) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

1. لوگ کہتے ہیں یا تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ لالچی انسان ظالم سے زیادہ دھوکے باز ہوتا ہے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک لالچ سے بڑا ظلم کون سا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر اپنی عزّت، عظمت اور جلال کی قسم بیان فرماتا ہے کہ جنّت میں کوئی لالچی یا بَخیل شخص داخل نہیں ہوگا۔[2]
2. لالچ سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پچھلی قوموں کو لالچ ہی نے ہلاکت میں ڈالا، لالچ نے اُنہیں جُھوٹ پر اُبھارا تو وہ جُھوٹ بولنے لگے، ظُلم پر اُبھارا تو ظُلم کرنے لگے اور قَطعِ رَحمی کا خیال دِلایا تو قَطعِ رَحمی کرنے لگے۔[3]
3. دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دِیا جائے وہ اِتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دَولت کی حِرص اور حُبِّ جاہ (عزّت وشہرت کی محبّت) انسان کے دِین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔[4]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: نِہایَت نفیس تَشبِیْہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مومن کا دِین گویا بکری ہے اور اُس کی حرصِ مال (اور) حرصِ عزّت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دِین کو اِس سے زیادہ بَرباد

---

[1] ...مکاشفۃ القلوب، الباب الثالث والثلاثون، فی فضل القناعۃ، ص ۱۲۴ بتغیر قلیل
[2] ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۳/ ۱۸۲، حدیث: ۷۴۰۴
[3] ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۳/ ۱۸۲، حدیث: ۷۴۰۲
[4] ...ترمذی، کتاب الزهد، باب۔ت: ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

www.dawateislami.net

کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرص میں حرام و حلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اَوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خرچ کرتا ہے، پھر عزّت حاصل کرنے کے لئے ایسے جتن کرتا ہے جو بالکل خلافِ اسلام ہیں جیسا آج ممبری، وَزارت چاہنے والوں کو دیکھا جارہا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ اور ان کی شَرح کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ حرص کے باعث انسان کے دِین واِیمان کو طرح طرح کے خطرے لاحق ہو جاتے ہیں اور یہ اِس قدر تباہ کن باطنی بیماری ہے کہ اِس میں مُبتلا ہو کر انسان جھوٹ، ظُلم اور قطعِ رحمی جیسے کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار جمع کرنے ، عُمدہ و مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے کہ جو خُوش نصیب لوگ حرص و لالچ سے اپنے آپ کو دُور رکھتے ہیں اُن کے لئے کامیابی کی بِشارت ہے چُنانچہ پارہ 28 سُورۃ الحشر کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ (پ۲۸، الحشر: ۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے نَفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفیٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت خراب عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رِزق و نعمت اور مال و دَولت

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۹

www.dawateislami.net

یا جاہ (یعنی عزّت) و مرتبہ ملا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہیے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع دَرْ حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔[1]

حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور ابنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھا آپ نے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کس قدر جامع اَنداز سے حرص سے مُتَعَلِّق ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہرگز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال ودَولت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیز تو اُس مَرِیْضُ الْحِرْص (حرص کے مریض) کی رَگ و پے میں خُون کی طرح رچ بَس چکی ہوتی ہے، لہٰذا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی حرص میں کمی آنے کے بجائے مزید اِضافہ ہو جاتا ہے، بالآخر وقتِ اَجل آپہنچتا ہے، موت اُس کی زندگی کا چَراغ گُل کر دیتی ہے اور ایک ہی جھٹکے میں اُس کے خوابوں کا محل چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ بے شک جس خُوش نصیب کے پاس قناعت کی دَولت ہوتی ہے وہ سُکون واِطمینان کی زندگی بسر کرتا ہے، اس کے برعکس جس کے دِل و دماغ میں حرص کی نَحوست گھر کر جاتی ہے اُسے بسا اَوقات جیتے جی اُس حرص کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔ آیئے! ایک ایسے اَحمق اور حَرِیص شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر

---

[1] ... جنتی زیور، ۱۱۰

[2] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم وادیین لابتغی ثالثاً، ص ۵۲۱، رقم: ۱۰۴۸

www.dawateislami.net

اچّھا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دِیا، جس کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مجرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا چُنانچہ

لالچ بُری بلا ہے

ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچّھا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہو گئی۔دَولت مند نے اپنی اَمیرِی کے غُرور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔تب وہ غریب دل ہی دل میں تَوبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَرنَوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی حرص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　**صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ جو جائز و ناجائز اور حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال ودَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَنصب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔یاد رکھئے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے جس کا جتنا رِزق مقدَّر فرمادِیا ہے اُسے وہ مل کر رہے گا، لہٰذا زیادہ کی خَواہش رکھنا بے کار ہے جیسا کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو حرص کرنے پر مَلامَت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! ایک چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو اور ایک چیز خُود تمہیں ڈھونڈ رہی ہے، جو چیز تمہیں ڈھونڈ رہی ہے (یعنی موت) تم اُس سے بچ نہیں سکتے اور جو چیز تم ڈھونڈ رہے ہو (یعنی رِزق) وہ تو تمہیں پہلے

www.dawateislami.net

ہی حاصل رہے۔ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ جو (دُنیاکا) حریص ہوتاُاسے سب کچھ مل جاتاہے اور جو (اِس سے) بے رَغْبتی اِختیار کرنے والا ہوتاہے وہ مَحْرُوم رہ جاتاہے (حالانکہ یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔) (1)

واقعی اُس اعرابی کی یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ نہ تو حرْص کے سبب بندے کے رِزْق میں اِضافہ ہوتاہے اور نہ ہی بے رَغْبَتی کی وجہ سے کمی ہوتی ہے، لہٰذا حرص سے بچتے ہوئے قناعت اِختیار کرنی چاہئے کیونکہ قناعت اختیار کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ حرص میں دُنیاوآخرت کا خسارہ ہی خسارہ ہے جیسا کہ

بَلْعَم بِن باعُوْراء کی بربادی کاسب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 539صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** "کے صفحہ نمبر 367پر ہے: (بَلْعَم باعُوراء)بنی اِسرائیل میں بہت بڑاعالِم تھا۔ مُسْتَجابُ الدَّعوَات تھا(یعنی اُس کی دُعاقبول ہوتی تھی)لوگوں نے اُس کو بہت سامال دِیا کہ (حضرت سَیِّدُنا)موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بددُعا کرے۔ خبیث لالچ میں آگیا اور بددُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ (حضرت سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ(عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کردِیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمُونے | مگر تجھ کو اندھاکیارنگ وبُونے
کبھی غَور سے بھی یہ دیکھاہے تُونے | جوآباد تھے وہ محَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیانہیں ہے | یہ عبرت کی جاہے تماشانہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بَلْعَم بن باعُوراء جو کہ اپنے دَور کا بہت بڑاعالِم اور عابِدوزاہِد تھا،اِس کواِسمِ اعظم کا بھی علم تھا، یہ اپنی جگہ بیٹھاہوااپنی رُوحانیّت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا

---

[1] ...اِحیاء العلوم،کتاب ذم البخل...الخ، بیان ذم الحرص...الخ، ۲۹۶/۳ ملتقطاً

www.dawateislami.net

تھا، مُستَجَابُ الدَّعوات تھا یعنی بارگاہِ الٰہی میں اُس کی دعائیں مقبول ہوا کرتی تھیں، اُس کے شاگِردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اُس کی دَرس گاہ میں طُلبائے علمِ دِین کی دَواتیں بارہ ہزار (12000) تھیں مگر آہ! اِس قدر مقبولِ بارگاہ ہونے کے باوُجود مال ودولت پانے کی حرص نے بَلْعَم بن باعُوراء جیسے عابِد وزاہِد کو کہیں کا نہ چھوڑا، حرص کی وجہ سے وہ بدبخت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشُکری کرتے ہوئے اُس کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خِلاف بد دُعا کرنے پر آمادہ ہوگیا، نتیجۃً بارگاہِ الٰہی سے دُھتکار دِیا گیا، اُس کی ساری عبادتیں ضائع ہوگئیں، اُس کی وِلایت سَلب ہوگئی اور ذِلَّت ورُسوائی اُس کا مقدَّر بن گئی۔ یہ حِکایت اُن لوگوں کے لئے زبردست تازِیانۂ عبرت ہے کہ جنہیں دِینی یا دُنیوی مَنْصَب ملنے کے سبب مخلوقِ خدا میں عزّت وشہرت اور خاص مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے مگر وہ اپنے رُتبے کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اور شرعی حُدود و قوانین سے تجاوُز کرتے ہوئے نہ صِرف خِیانت کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور مخلوقِ خُدا کی دل شِکنی کا سبب بھی بنتے ہیں، ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیَہ تدبیر سے ہرگز بے خوف نہیں رہنا چاہئے۔

دَولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک دُنیادار شخص کو کی گئی نصیحت پر مَبنی ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے۔ چُنانچہ،

حریص شخص فکرِ آخرت سے غافل ہوتا ہے

[1]... وسائل بخشش، ص۲۱۸

www.dawateislami.net

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک دُنیادار مسلمان بھائی کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتایئے کہ آپ دُنیا کے کاموں میں اَنتھک کوشش کرتے اور دُنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دُنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے اور کیا آپ کی ساری تمنّائیں پُوری ہو گئیں ؟اُس شخص نے جواب دِیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں۔ بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: غور کیجئے! جس چیز کے آپ اس قدر حَرِیص ہیں جب وہ آپ کو نہیں مل سکی تو آخِرت جس کی طرف آپ کی بالکل تَوَجُّہ ہی نہیں اور جس سے آپ نے چَشْم پوشی اِخْتِیار کی ہوئی ہے ،اُس کی نعمتیں کیسے حاصل کر سکیں گے ؟ میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضَرب لگارہے ہیں۔(یعنی آپ ایک بے فائدہ کام کررہے ہیں) (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں اُس حَرِیص اور دُنیادار کو نصیحت کرتے ہوئے یہ مدنی سوچ فراہم کی کہ دیکھو! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے اور اپنی قَبْر و آخِرت سنوارنے کے بجائے شب و روز اِس فانی و بے وفا دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہو کر محض فانی مال و جاہ کے حُصول کی حِرْص لئے اُس کی تگ و دو میں مَشْغُول ہو، حالانکہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دُنیا اُسے اَور بھگاتی ہے، جو اِس دُنیا سے دل لگاتا ہے بالآخر وہ رَنج و غم پاتا ہے۔ وقت، صحّت، موسم اور حالات کی پروا کئے بغیر اِس قدر خُون پسینہ بہانے کے باوُجود بھی اگر تمہاری رسائی مال و دولت اور دُنیاوی آسائشوں تک نہیں ہو سکی تو اُخروی نعمتوں اور آسائشوں تک تمہاری رسائی کس طرح ممکن ہے حالانکہ اس کے لئے تم نے کوئی محنت و کوشش بھی نہیں کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

---

1 . . . قوت القلوب، الفصل الثامن والعشرون، ذکر المقال الاول من المراقبۃ، ۱/۱۷۸

www.dawateislami.net

ہمیں بھی چاہئے کہ صرف دُنیا کی فکر کرنے کے بجائے جتنا قلیل عرصہ دُنیا میں رہنا ہے، اتنی دُنیا کی فکر کریں اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے اتنی قبر و آخرت کی فکر کیا کریں، ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دین دُنیا کی کم اور آخرت کی زیادہ فکر کیا کرتے تھے اور دُوسروں کو بھی اِسی کی ترغیب دِلایا کرتے تھے جیسا کہ،

طویل سَفَر کا زادِ راہ

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفیق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِرد گرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مقصُود تک پہنچادے؟ سب نے عَرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حِرص سے بچانے اور آخرت کی حِرص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو، لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصد کے لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو، دُنیا میں دو (2) مجلسیں اِختیار کرو ایک طلبِ حلال کے لئے اور دُوسری طلبِ آخرت کے لئے اِن کے علاوہ تیسری مجلس کا اِرادہ نہ کرنا کیونکہ وہ فائدے کے بجائے تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔ اِسی طرح مال کے دو حِصّے کر لو، ایک حِصّہ اپنے اہل و عیال پر حلال طریقے سے خرچ کرو اور دُوسرا اپنی آخرت کے لئے آگے بڑھا

www.dawateislami.net

دو (یعنی صَدَقہ کردو) ان کے علاوہ کوئی تیسرا حِصّہ نہ کرنا کہ وہ تمہیں فائدے کے بجائے نُقصان پہنچائے گا۔ پھر بُلند آواز میں پُکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! حرْص (سے بچو کہ اِس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے، تم حرْص کو کبھی پُورا نہیں کرسکتے ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہم میں سے ہر ایک کو آخرت کا طوِیل سَفَر درپیش ہے اور کامیابی سے منزلِ مقصُود تک پہنچنے کے لئے بطورِ زادِ راہ بکثرت نیک اَعمال کی ضرورت ہے، اگر قیامت کے دن نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کے لئے ایک بھی نیکی کم پڑ گئی تو ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچّوں میں سے کوئی بھی کام نہ آئے گا، لہٰذا اگر حریص بننا ہی ہے تو نیکیوں کے حَرِیص بننا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی وقتاً فوقتاً آخرت سے مَحبَّت کرنے اور نیکیوں کا حَرِیص بننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ آیئے اِس ضمن میں چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. جو شخص اپنی دُنیا سے مَحبَّت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نُقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے مَحبَّت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی (دُنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔[2]
2. حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْـئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحبَّت ہر گناہ کی اَصل ہے۔[1]

---

[1] ... صفة الصفوة، ابو ذر جُنْدُب بن جُنَادة، الجزء: ۱، ۱/۳۰۱-۳۰۲، رقم: ۶۴

[2] ... مسند امام احمد، حديث ابی موسى الاشعرى، ۷/۱۶۵، حديث ۱۹۷۱۷

www.dawateislami.net

3. یَاعَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَیَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ یعنی اُس شخص پر بہت تعجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخرت) کی تَصدِیق کرتا ہے حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشش کررہاہوتاہے۔[2]

4. اَحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگواور عاجز نہ ہو جاؤ۔[3]

شارحِ مُسلِم حضرت سَیِّدُنا علامہ شَرَفُ الدِّین نَوَوِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خُوب حرص کرو اور اِس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔[4]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حرص اور بے صَبری اعلیٰ ہے،دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[5]

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! معلوم ہوا کہ ہر حرص قبیح (بُری) نہیں بلکہ جو حرص آخِرت سے مُتَعَلِّقہ اُمور پر مبنی ہو وہ قابلِ تعریف ہے، نیز یہ بھی پتا چلا کہ انسان کتنی ہی نیکیاں کرلے مگر نیکیوں کی حرص میں کمی نہیں آنی چاہئے، البتّہ دُنیاوی مُعاملات میں قناعت کرنا اچھی چیز ہے۔آیئے! قناعت کی تعریف

---

1 ...موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاوّل، ۲۲/۵، حدیث ۹

2 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینافی الزھد، ۱۳۳/۸، حدیث ۲۱

3 ...مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ... الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲

4 ...شرح نووی، باب الایمان للقدر والاذعان له، الجزء: ۱۶، ۲۱۵/۸ ملخصاً

5 ...مرآۃ المناجیح، ۱۱۲/۷

www.dawateislami.net

اور اُس کی فضیلت کے بارے میں سُنتے ہیں۔

قناعت کی تعریف

شیخُ الحدیث حضرتِ علامہ عبدُ المُصطفیٰ اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔(1) جبکہ علامہ میر سَیِّد شریف جُرجانی حَنَفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قناعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: هِيَ السُّكُوْنُ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاْلُوْفَاتِ یعنی روزمرّہ اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اَصْل مالداری یہ نہیں کہ انسان کے پاس کثیر مال و دولت ہو بلکہ اَصْل مالداری تو یہ ہے کہ اگرچہ مال کم ہو مگر اُس پر قناعت حاصل ہو، کیونکہ مال و دولت والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُسے کتنا ہی کثیر مال مل جائے مگر مزید مال کی خواہش باقی رہتی اور اِس مال میں کمی بھی آتی رہتی ہے جبکہ قناعت کرنے والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُس کے پاس کتنا ہی کم مال کیوں نہ ہو مگر وہ مزید کی تمنّا نہیں کرتا نیز قناعت کی دولت میں کمی بھی نہیں آتی، بہرحال قناعت عُمدہ عادت ہے اور جسے نصیب ہو جائے وہ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔ آیئے قناعت کی رغبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے اِس ضمن میں چند رِوایات سُنتے ہیں:

زیادہ مالدار کون؟

---

1 ... جنتی زیور، ص۱۳۶ بتغیر قلیل

2 ... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرض کی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ (1)

حقیقی مالداری

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ یعنی تونگری (مالداری) یہ نہیں کہ سازو سامان کی کثرت ہو بلکہ اَصل تونگری تو دل کا تونگر (یعنی مالدار) ہونا ہے۔ (2)

کامیاب مسلمان

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ کَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا اٰتَاهُ یعنی بے شک کامیاب ہوگیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔ (3)

دولتِ بے زوال

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى یعنی قناعت

---

1 ...ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قامث، ۶۱/۱۳۹، رقم: ۷۷۴۱

2 ...صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/۲۳۳، حدیث ۶۴۴۶

3 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴

www.dawateislami.net

کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔[1]

دُعائے رَسُول

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتاً یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی آل کو صرف ضرورت کے مطابق رِزق عطا فرما۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوَایات میں اُن لوگوں کے لئے ڈھارس ہے جو قلیل وسائل و کم آمدنی کا رونا رونے کے بجائے بقدرِ ضرورت رِزق و مال پر قناعت کرتے ہوئے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہتے ہیں اور زبان پر شِکوہ رَنج و اَلم لانے سے بچتے ہیں۔ یقیناً یہ سب اِسی قناعت کے دائمی خزانے کی بَرَکات ہیں۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے اہل و عیال کے لئے صرف بقدرِ ضرورت رِزق عطا ہونے کی دُعا مانگی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ قلیل وسائل پر قناعت کرکے اِس کی بَرَکتیں حاصل کریں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سراپا قناعت ہُوا کرتے تھے، اُن کے نزدیک مال کی کوئی وَقْعَت و اَہَمِّیَّت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر راضی رہتے ہوئے نِہایت سادَگی سے زِندگی گزارا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے قناعت پسندی کے دو (2) انتہائی دلچسپ اور نصیحت آموز واقعات عَرض کرتا ہوں۔ چُنانچہ

ایک ولیِ کامل کا اندازِ قناعت

---

[1] ... الزھد الکبیر، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴

[2] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۵۲۴، الحدیث: ۱۰۵۴

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتَمِل کتاب ''فَیضانِ سُنّت''، جلد اوّل صَفْحہ 491 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اپنے دور کے جَیِّد عالم حضرتِ سَیِّدُنا خلیل بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اَہواز سے اَمیر(یعنی حاکم) سُلَیمان بن علی کا نُمائندۂ خُصوصی حاضر ہوکر عَرض گزار ہُوا: شہزادوں کی تعلیم و تَربِیَت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طَلب فرمایا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا خلیل بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُوکھی روٹی کا ٹکڑا دِکھاتے ہوئے جواب اِرشاد فرمایا: میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکری کی کوئی حاجت نہیں۔

مفتیِ دعوتِ اسلامی کی قناعت پسندی

اسی طرح مفتیِ دعوتِ اسلامی، مفتی محمد فاروق عطاری المدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جذبۂ قناعت بھی حیرت انگیز اور لائقِ تقلید تھا۔ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُالاِفتاء، مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کا بیان ہے کہ حال ہی میں (یعنی اُن کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) اُن کا مشاہرہ (یعنی وظیفہ) بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔ انتہائی پریشانی کے عالم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اِس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لِہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مشاہرہ (یعنی وظیفہ) نہ بڑھایا جائے۔ اپنے اِنتقال سے کچھ عرصہ قبل مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اسکوٹر (موٹر سائیکل) اور لیپ ٹاپ (Laptop)، کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دِیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اِس کی ضرورت نہیں ہے۔ اِسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مَشْوَرہ دِیا کہ آپ مکان خرید

www.dawateislami.net

کیوں نہیں لیتے ؟ تو فرمایا کہ مُخْتَصَر زندگی ہے، کِرائے کا مکان ہی کافی ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی سوچ کس قدر عُمدہ ہُوا کرتی تھی کہ اگر اُنہیں جائز طریقے سے بھی ضرورت سے زائد مال وغیرہ مل رہا ہوتا تو پریشان ہو جاتے اور حتّی الاِمکان مالِ دُنیا کو اپنے آپ سے دُور رکھتے۔ آیئے اِس ضِمن میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور مالِ دُنیا سے بے رغبتی کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

اَمیرِ اَہلسنّت کی دُنیا سے بے رَغْبَتی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُرتے پر سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ مِسْواک شریف رکھنے کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اُلٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اِس کا سبب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ اِرشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلہ اَدائے سنّت (یعنی مِسْواک) میرے دل سے قریب رہے۔ اِس کے بَرعکس دُنیَوی دَولت سے بے رَغْبَتی کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رَقَم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔ اِس کی حکمت دَرْیافت کرنے پر فرمایا: میں اُلٹے ہاتھ والی جیب میں رَقَم اِس لئے نہیں رکھتا کہ دُنیَوی دَولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رَقَم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مفتی دعوت اسلامی، ص ۴۴

2 ... فکرِ مدینہ، ص ۱۲۱

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غیر ضروری مال کا خیال اپنے دل سے نکال کر قناعت کی دولتِ لازوال سے خُود کو مالا مال کریں، یقین کیجئے کہ اگر قناعت کی دولت ہمیں نصیب ہو گئی تو حرصِ مال کی آفت سے خُود بخُود نجات حاصل ہو جائے گی۔

کتاب ''حرص'' کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے کتاب بنام ''حرص'' شائع ہوئی ہے، جس میں حرص و قناعت کے مُتَعَلِّق انتہائی اَنمول معلومات فراہم کی گئی ہیں مثلاً حرص کسے کہتے ہیں؟ حرص کن کن چیزوں میں ہوسکتی ہے؟ اِس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کون سی چیزوں کی حرص رکھنی چاہیے؟ کن اَشیاء کی حرص دُنیا و آخرت کے لئے نُقصان دہ ہے؟ ایسی حرص کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حرص کب اَچّھی ہے اور کس صورت میں بُری ہے نیز اِس کے ساتھ ساتھ قناعت کے فضائل و بَرَکات اور قناعت سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات بھی اس کتاب میں موجود ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصل کرکے نہ صِرف خُود اس کا مطالَعہ کیجئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حرص کے نُقصانات اور قناعت کی برکات کے بارے میں سُنا جس سے پتا چلا کہ حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے، جس شخص کے دل میں حرص کی

بیماری پیدا ہو جائے، گویا اُس کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ جاتی ہے، اُسے اپنے نفع ونُقصان کی پہچان نہیں ہوتی، وہ رات دن مال و دولت جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، مال کی لالچ اُسے مالداروں کے آگے جھکنے، اُن کا غُلام بننے اور حصولِ مال کے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے حتی کہ حرص ولالچ کی خصلتِ بد، لالچی آدمی کو بے حِس، بے رَحم اور ظالم و جفاکار بنا دیتی ہے، حُصولِ مال کے لئے وہ اپنے پرائے کسی کا خیال نہیں کرتا، دینی اعتبار سے حرص کے نُقصان کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دو (2) بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اِس قدر نُقصان کا باعث نہیں بنتے کہ جس قدر لالچ، انسان کے دِین کے لئے نُقصان کا باعث بنتا ہے، لہٰذا حرصِ دُنیا و مال سے بچتے ہوئے قناعت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ دُنیاوی مال تو ختم ہو جاتا ہے مگر قناعت جو کہ حقیقی دولت ہے کبھی ختم نہیں ہوتی، حدیثِ پاک کی رُو سے کامیاب شخص وہ ہے جو اسلام لایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بقدرِ ضرورت رِزق عطا فرما کر اُس پر صبر و قناعت کرنے کی توفیق بخشی، خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے لئے بقدرِ ضرورت رِزق ہی کی دُعا مانگی، ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی غیر ضروری مال سے بچتے اور جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مل جاتا اُسی پر صبر و شکر کرتے ہوئے زندگی گزارا کرتے تھے، البتہ وہ نُفُوسِ قُدسیہ نیکیوں کے معاملے میں دُنیاوی حَرِیص سے بھی کہیں زیادہ حَرِیص ہُوا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حرص کی تباہ کاریوں سے محفُوظ فرمائے اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دُنیاوی مُعاملات میں قناعت اور اُخروی مُعاملات میں حرص سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

دارُالافتا اہلِ سُنّت کا قِیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرصِ مال وزَر سے بچنے، نیکیوں کی حرص اپنے دل میں پیدا کرنے اور

دِین کا خُوب خُوب مدنی کام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 شُعبہ جات میں دِین کا کام کر رہی ہے، اِنھی میں سے ایک شعبہ ''دارالافتاء اہلسنت'' بھی ہے۔دورِ جدید میں مسلمانوں کو مختلف شُعبہ ہائے زندگی میں آئے دن ایسے سینکڑوں نِت نئے مسائل کا سامنا رہتا ہے کہ جن کے حل کے لئے بیدار مغز اور اَعلیٰ عِلمی صلاحیّت رکھنے والے مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی بارگاہ میں رُجوع کرنا بیحد ضروری تھا، لہٰذا وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دعوتِ اسلامی کے تحت دارالافتاء اہلسنت قائم کرنے کی شدید خواہش ہوئی، جس کا اِظہار ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یُوں فرمایا:**''اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہم 12 دارُالاِفتا کھولیں گے۔''** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۵ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۱ ھ کو اُس وقت پُورا ہوا کہ جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالاِفتا اہلسنّت کا آغاز ہوا، تادمِ تحریر دارُالاِفتا سے مُتَعَلّق کم و بیش 42 عُلمائے کرام، جن میں مُصدِّق و مفتی بھی ہیں، نائب مفتی اور مُتَخَصِص بھی ہیں، یہ مختلف شہروں میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی شرعی رَہنمائی میں مصروف ہیں، جن سے شرعی رہنمائی کے لئے نہ صرف بِالْمُشَافَہ مُلاقات کی جاسکتی ہے بلکہ تَحریری فتویٰ بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ ''دارالافتاء اہلسنت'' کے تحت کام کرنے والے شعبے ''دارُالافتاء آن لائن'' کے عُلمائے کرام بھی اِنتہائی ذِمہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھَر کے مسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مسائل کا حتّی الاِمکان ہاتھوں ہاتھ شرعی حَل بتاتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سُوالات کے جَوابات پوچھے جاسکتے ہیں

www.dawateislami.net

۔دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شَرْعی رَہنُمائی حاصل کرنے کے لئے، ان نمبرز پر رابِطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113 0300-0220112
0300-0220115 0300-0220114

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے علمِ دِین حاصل کرنے، نیکیوں کی حرص پیدا کرنے، دُنیا ومالِ دُنیا کی حرص سے بچنے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینا چاہئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے **ہفتہ وار** ایک مدنی کام **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک وبیرونِ ملک میں بے شُمار مقامات پر یہ اِجتماع ہوتا ہے، جس میں کثیر ہا کثیر عاشقانِ رَسُول، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کی خاطر اپنی مصروفیات تَرک کرکے خُود بھی تشریف لاتے اور اِس کی بَرَکتیں پاتے ہیں اور دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی اپنے ہمراہ اِجتماع میں لاکر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ اِن اِجتماعات میں تلاوت وذِکر و نعت کے علاوہ سُنتوں بھرا بیان بھی ہوتا ہے جس کے ذریعے کثیر علمِ دین حاصل ہوتا ہے۔ یاد رہے! کہ علمِ دین کی مجلس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسندیدہ مجلس ہے، خُود نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَصحابِ صُفّہ کو علمِ دین سکھانے میں مشغول رہا کرتے تھے نیز ایک مرتبہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو اِرشاد فرمایا: دونوں مجلسیں اَچّھی ہیں مگر ایک، دُوسری سے افضل ہے، (پھر ایک مجلس کے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں اور اُس کی طرف رَغبَت کرتے ہیں، اگر وہ چاہے تو اِن کو عطا کردے اور چاہے تو مَنْع کردے

(اور دُوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ فقہی مسائل اور علم سیکھتے ہیں اور دُوسروں کو سکھاتے ہیں یہی لوگ اَفضل ہیں اور بے شک میں مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔'' پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی مجلس میں تشریف فرما ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُرفتن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی''مختلف مُمالک اور شہروں میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کا اِنعقاد کرکے اُمّتِ مسلِمہ کو سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ اُنہیں علمِ دین کی دولت سے مالا مال کر رہی ہے۔اِن اِجتماعات کی برکت سے دن بہ دن بے شُمار لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک اِیمان اَفروز مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ

ملیر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے اعظم پُورہ، سبز ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مُیَسَّر آنے سے قبل میری زندگی کے رات دن گناہوں میں بسَر ہو رہے تھے۔خُوش قسمتی سے میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا جس کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک روز میں اپنے چچا زاد بھائی سے ملنے گیا جنھیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب تھا۔انھوں نے میرے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی نہ صرف زبانی طور پر دعوت پیش کی بلکہ اپنے ساتھ ہی اجتماع میں لے گئے اور یُوں زندگی میں پہلی بار مجھے فیضانِ مدینہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔فیضانِ مدینہ کی بارونق فَضاؤں میں میری

[1] ...دارمی، باب في فضل العلم والعالم، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۳۴۹

www.dawateislami.net

دلی کیفیت بدل گئی، وہاں مجھے بہت قلبی سُکون مل رہا تھا۔ پُر سوز تلاوت و نعت، اِصلاح سے بھرپُور بیان، دل کو جِلا دینے (یعنی زندہ کر دینے) والے ذِکر اور رِقّت انگیز دُعا نے میری زِندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دِیا۔ میں نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور مدنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا، سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا لیا اور اپنے چہرے کو داڑھی شریف کے نُور سے روشن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر حلقہ مشاورت میں مدنی انعامات ذِمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقّی کے لئے کوشاں ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پُھول" سے جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❀ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جوتے بکثرت استعمال کرو

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

کہ آدمی جب تک جُوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔[1] ❀ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ❀ پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[2] ❀ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے ❀ کسی نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے کہا کہ ایک عَورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ اُنھوں نے فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[3] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا اِمتِیاز ہوتا ہے اُن میں ہر ایک کو دُوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (چال ڈھال) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[4] ❀ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں

1 ...مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب استحباب لبس النعال... الخ، ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶

2 ...بخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعل الیسری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵

3 ...ابو داود، کتاب اللباس، باب لباس النسآء، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹

4 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۲۲

www.dawateislami.net

بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر　　چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

(3)رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

(4)چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[3]

(5)قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[4] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

(6)دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

(1)ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

(2)گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

[2] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[3] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net